رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا | جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا | دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی | فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

تائید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۳۳ جلد ۵ یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۰ء

سلسلہ کی خبریں

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ خیریت سے ہیں۔ اور حفاظت سلسلہ میں مصروف۔

خاکسار ایڈیٹر فاروق سامانہ ریاست پٹیالہ میں جو آریہ سماج کے ساتھ مباحثہ قرار پایا ہے اوسپر جاتا ہی۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا حق کو غالب کرے ۲۶-۲۷ کو وہاں تناسخ اور ویدک دھرم کے عالمگیر ہونے پر مناظرہ ہی مکرمی مولوی محفوظ الحق صاحب علمی مولوی فاضل اور منشی فضل حسین صاحب دو یار تھی بھی میرے ساتھ ہونگے اسلئے یہ اخبار ۸ صفحہ پر شائع کیا گیا ہے پھر اطلاع دیتا ہوں کہ فاروق کے بقایا داران اور جنکے ذمہ سہ ماہی روانگا چندہ ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں تو ۲ر کا فائدہ ہی ورنہ نومبر کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا؟

خدا کی قدرت

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بعض وقت ہم قرآن مجید کی عبارت اور الفاظ پر غور نہیں کرتے اور سچ تو یہ ہی کہ اکثر نہیں کرتے۔ یوں ہی پڑھ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اکثر مطالب قرآنی سے بے خبر رہتے ہیں۔ گو یوں بھی قرآن یا کتاب اللہ کا پڑھنا ایک برکت ہے۔ مگر جو لوگ اس کے الفاظ اور الفاظ کے معانی اور اغراض اور اغراض کی حقیقت اور حقیقت کے فلسفے پر غور کرنیکے عادی ہیں۔ ان کی طبائع پر جو اثر ہوتا ہے وہ کچھ اور ہی ہے۔ ع

آنکہ آگاہ شد از آگاہ شد

قرآن کا پڑھنا ثواب اور ایک برکت ہے۔ مگر سوچکر پڑھنا اس سے بھی زیادہ موجب برکات ہے ہر مسلمان جانتا ہی کہ خدائے کریم قادر ہے اور قادر مطلق قدیر ہے۔ اسکی قدرت سے کوئی شے اور کوئی سلسلہ باہر نہیں ہے۔ آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہی۔ وہ سب کچھ خدا کی قدرتوں کا ایک دلاویز نمونہ ہے۔ اور جو کچھ اُن کے درمیان رکھ چھوڑا یا ہر چھوڑا ہے وہ کیفیات اور وہ اسرار ہی اُس کی حکمتوں کا ثبوت اور دلیل ہیں۔ ساری دنیا کے انسان بھی اگر دیکھتے ہوں تو اسکی ظاہری اور مخفی قدرتوں اور حکمتوں کا احاطہ اور شمار نہیں کر سکتے۔ جب اُسکی ذات اور کنہہ ہی درک سے باہر اور اعلیٰ ہے تو اسکی حکمتوں اور اس کے کاموں کا شمار کر سکتا اور اندازہ لگا سکتا ہے۔

قادر اور قدیر کے صرف یہی معنے نہیں۔ کہ وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہی۔ یا جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ یہ تو تصرفات اور اختیارات کی بحث ہی اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کہی سکتا ہے۔ قدیر اور قادر کا ایک اعلیٰ
اور لطیف مفہوم اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ جو کچھ وہ
کرتا ہے ایک اندازہ اور ایک پیمانہ سے کرتا ہے
یوں ہی اوہا دھند نہیں کرتا۔ قادر اور قدیر کی یہ ایک
بڑی شان اور بڑی حقیقت ہے۔ ایک کاریگر
بیشک ایک چیز کے بنانے اور جوڑنے پر قادر ہوتا
ہے لیکن اسکی عظمت اور علوشان ایسی نہیں
ہے۔ کہ اسکی ایسی ساخت اور ایسا جوڑ میل ایک
بے نقص انداز بے عیب سلیقہ اور دلاویز پیمانہ
دلکشت بھی کر سکتا ہو۔ ہر گھڑی ساز گھڑی بنا
سکتا ہے۔ لیکن تعریف اسکی کیجاویگی۔ جو
انداز اور پیمانہ میں بھی یکتا اور اُستاد ہو۔ خدا کی
ساختوں اور مخلوق میں قدرت کے ساتھ ایک
دلاویز بے عیب انداز دلکشت و پیمانہ اور خوبی
بھی ہے انداز اور پیمانہ و خوبی سے یہ مراد ہے
یا اسکا امتحان یوں ہو سکتا ہے کہ اگر اس ساخت
کے کسی جوڑ کو الٹ دیا جاوے یا نمبر ۱ کی جگہ نمبر ۲
رکھدیا جاوے تو جو غرض اُسکی ہو وہ جاتی رہے
اور خرابی پیدا ہو جاوے۔ آؤ ہم خدائی ساختوں اور خدائی
کاریگریوں کو دیکھیں۔

ہم تو ایک ساخت اور ایک کاریگری ہی ایسی نہیں
پاتے جو ایسی ہو۔ غور کرنیسے انکی حقیقت کا علم ہو سکتا
ہے خود انسان ہی کو دیکھو جو سب سے بڑی کاریگری
اور ساخت ہے۔ اسکا ایک عضو اور ایک بندہی
اپنی جگہ سے ہٹایا جاوے تو ساری کل ہی ختم ہو جاتی
ہے۔ بجائے دو آنکھوں کے ایک آنکھ اور بجائے دو کانوں
کے ایک کان اور بجائے ایک منہ کی دو منہ اور بجائے
ایک زبان کے دو زبانیں منہ میں رکھکر دیکھو تو کیسا
اور ہی بے ڈھنگا سا نقشہ بن جاویگا۔

دانتوں میں جب کوئی چیز اٹک جاتی ہے تو انسان
طبیعت میں ایک گھبراہٹ اور بیچینی سی پیدا ہو جاتی
ہے۔ جب تک وہ نکل نہ لے تب تک آرام نہیں ملتا
جب دانت نکل جاتے ہیں تو انسان کا منہ سچ مچ چڑیا
کا گھونسلا بنجاتا ہے۔ شکل کچھ اور ہی بنجاتی ہے
بیشک مصنوعی دانت بھی لگائے جاتے ہیں لیکن
اصلی دانتوں سے انہیں کیا نسبت انگوٹھے کی جگہ
خنصر اور بنصر لگا کر دیکھ لو ہاتھ کی صرف اس
تبدیلی سے وہ ہیئت اور وہ زور ہی نہیں رہتا۔
جو قدرت کی ساخت میں ہے۔ اگر دایاں پاؤں
بائیں پاؤں سے بدل دیا جائے تو انسان چل ہی
نہ سکے اور اگر چل بھی سکے تو کسقدر مشکل سے۔ ایک
انتڑی جب دوسری انتڑی پر چڑھ جاتی ہے تو انسان
کی جان عذاب میں آجاتی ہے۔ اس سے ثابت
ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ذات صمدی کیسی قدیر اور کیسی کاریگر
ہے۔ اور اسکی ہر ایک ساخت کیا کیا انداز اور کیا کیا حکمت
اور خوبی اپنے اندر رکھتی ہے۔ اسکی قدرت صرف اشکال
اور ہیئات ہی سے منضبط اور وابستہ نہیں بلکہ
دیگر اشیاء اور دیگر امور سے بھی ساری مخلوق اور
ساری کائنات کی قسمتیں اور نصیبے اسکے انداز
کے تابع ہیں ہر ایک کی عمر اور حالت کا نقشہ اسکے
قدیر ہاتھوں سے بنایا جاتا ہے۔ اور وہی حدود
اسکی مقرر کرتا ٹھہراتا ہے اسکا ہاتھ سب ہاتھوں سے
بلند ہے۔ اور سب سے اعلیٰ۔ جب وہ فرماتا ہے کہ
"میں سب پر قادر ہوں" "میں قادر مطلق ہوں"
"میں قدیر ہوں" "میں حکیم ہوں"
تو اُسکا مطلب ہوتا ہے کہ میں مختار کل ہونیکے ساتھ
ہی حکیم اور انداز شناس بھی ہوں میرا ہاتھ ایک
قطعی اندازہ اور میرا قلم ایک دلاویز پیمانہ ہے۔ یہ اندازہ
اور یہ قلم کبھی خطا نہیں کرتا۔ اور کبھی حقیقی رنگ میں
اسمیں نکتہ چینی اور حرف گیری نہیں ہو سکتی جو
اسمیں نکتہ چینی کرتا ہے وہ فریب زدہ اور باطل پرست ہے
ذرا آنکھیں کھول کر اُسکی تدبیر عدیم النظیر کی حکمتیں۔
اندازے۔ خوبیاں اور حقیقتیں تو دیکھو! ایک ایک
ذرہ۔ ایک ایک پتا ایک ایک جڑی بوٹی اور ایک
ایک عضو انسانی و حیوانی زبان حال سے شاہد
ہے۔ کہ ہر باتیں وہ کمال اور وہ علو رکھا گیا ہے
جواب تک ہماری نظروں سے ایک بڑی
حد تک مخفی اور اوجھل ہے۔ جب ہم غور
کرتے ہیں۔ اور بار بار اسکا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو
ہم پر وہ باتیں اور وہ اسرار کھلتے ہیں۔ کہ جن سے
ہماری دانش و فراست حیران و سرگرداں رہجاتی
ہے۔ ایک پتے کی ساخت اور بناوٹ ہی ہمیں
حیران کر دیتی ہے اپنی ذات پر غور کرنا تو ایک
بڑی بات ہے یہ پتا ہی حکمتوں کا دفتر اور
شہادتوں کی ایک اعلیٰ شہادت ہے جب
ہم اس رنگ میں قدیر اور قادر کا مطالعہ کرتے ہیں
تو ہم اپنی اصطلاح میں سائنس داں اور فرشتاس
قدرت تما مطبوع لقب پاتے ہیں۔ اور سامان
قدرت پر غور کرنیسے ہم پر کھل جاتا ہے۔ کہ وہ
ذات صمدی جو خود کو قدیر کہتی ہے۔ اور جو فی الواقعہ
قدیر ہے کس رنگ میں اور کس علوشان سے
قدیر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ میاں بار بار خود کو
قدیر کہتا ہے۔ کبھی سمجھا ہی کہ اُسکی قدرت کیا مفہوم
اور کیا مطلب رکھتی ہے؟ اسکے اختیارات
ہر ایک قسم کے اختیار سے کامل اعلیٰ اور اکمل ہیں
لیکن وہ کیسا مختار ہے کیسا قادر ہے۔ کیسا قدیر
ہے جو ریت کے ذروں سے بھی زیادہ تر اپنی ہر ایک
خلقت کے ساتھ حکمت اور دانائی اندازہ اور
پیمانہ خوبی اور فراست رکھتا ہے۔ قرآن مجید کو
بار بار پڑھو۔ اور سوچو کہ اس کی قدرت کیسی
وسیع اور کیسی جامع ہے اور ہر خلقت کس کس
انداز اور کس کس حکمت سے زیب خلقت ہو
رہی ہے۔ جب وہ کہتا ہے کہ میں ہر شے پر
قادر یا قدیر ہوں تو اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے
کہ میری ہر قدرت صدہا حکمتوں اور صدہا
دانیوں۔ اور صدہا خوبیوں۔ صدہا علمی
اندازوں کا مخزن ہے۔ فتدبر۔ (اسوہ حسنہ)

ترجمہ چکڑالوی

اگر کسی صاحب کو چکڑالوی ترجمہ القرآن کی
ضرورت ہو تو مکمل ترجمہ دو جلدیں قابل فروخت
موجود ہے قیمت مجلد ۵ محصول ڈاک علاوہ
منیجر فاروق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ - اکتوبر سنہ ۰۶ء

کلام الامام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ایک دوست کے تحریری سوال پر کہ اللہ تعالیٰ شرک کو کیوں معاف نہیں کرتا - اور گناہ پر مواخذہ کی کیا وجہ ہے - فرمایا - گناہوں کے مواخذہ کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے - کہ کیا سنت اللہ میں یہ داخل ہے یا نہیں - ؟

وہ ہمیشہ سے مواخذہ کرتا آیا ہے - گناہ خواہ از قسم صغائر ہوں یا کبائر - اس کا مواخذہ ضرور ہوتا ہے - اور انسان ہے اور انسان خود اپنی فطرت میں غور کرے کہ کیا وہ اپنی ماتحتوں اور متعلقین سے کوئی مواخذہ کرتا ہے - یا نہیں جب اون سے گناہ سرزد ہوتے ہیں - اور وہ کوئی خطا کرتے ہیں - ؟ یہ فطرتی نقش اس بات پر ایک حجت اور گواہ ہے -

اور یہ بات کہ شرک کو نہیں بخشتا - اگر ایک ایک گناہ پر یہ سوال ہو تو پھر بہت بڑی دقت دیگر اس سوال کو یوں کہنا پڑیگا - کہ وہ ہر قسم کے گناہ کیوں معاف نہیں کر دیتا - سزا دیتا ہی کیوں ہے ؟ یہ غلطی ہے پہلی امتوں پر گناہوں کے باعث عذاب آئے اور اب بھی اللہ تعالیٰ اسی طرح گناہوں کا مواخذہ کرتا ہے -

ہاں ہمارا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے کہ گناہ گار کو ایسی سزا ہی ملیگی - کہ اس سے پھر کبھی نجات ہی نہ ہوگی - بلکہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم گناہ گار کو بچا لیگا - اور اسی لئے قرآن شریف میں جہاں عذاب کا ذکر کیا ہے وہاں فعال لما یرید فرمایا ہے - گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک بندوں کے ایک خدا کے جیسے چوری ہے یہ عبد کا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی چوری شرک ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو چرا کر دوسرے کو دیتا ہے چونکہ یہ ایک بڑی زبردست ہستی کی چوری ہے اس لئے اسکی سزا بھی بہت ہی بڑی ملتی ہے

جو لوگ اس قسم کے سوال کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے قانون اور مرضی کے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں - کہ جس گناہ کو یہ چاہیں اسے بخشدے اور جسکو نہ چاہیں اسے نہ بخشے اسطرح پر کیسے ہو سکتا ہے ؟ یہاں دنیا میں اسکا نمونہ نہیں تو آخرت میں کیسے کوئی والیسرائے کو لکھدے کہ فلاں مجرم کو سزا نہ دیجائے اور تعزیرات ہند کو موقوف کر دیا جائے - تو کیا ایسی درخواست منظور ہو سکتی ہے ؟ کبھی نہیں - اس طرح پر تو اباحت کی بنیاد رکھی جاتی ہے - کہ جو چاہو سو کرو -

---

پھر اسی خط میں ایک دوسرا سوال یہ بھی تھا کہ کیوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی - ؟ اس پر فرمایا کہ رسول وہ ہوتا ہے جسپر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات ہوتے ہیں - پس جو شخص اس کا انکار کرتا ہے وہ بہت خطرناک جرم کا مرتکب ہوتا ہے - کیونکہ وہ شریعت کے سارے سلسلہ کو باطل کرنا چاہتا ہے اور حجت حرمت کی قید اوٹھا کر اباحت کا مسئلہ پھیلانا چاہتا ہے - اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کیسے نجات کا مانع نہو - وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو لانتہا برکت اور فیوض لیکر آیا ہے - اسکا انکار ہو - اور پھر نجات کی امید اسکا انکار کرنا ساری بدکاریوں اور بدمعاشیوں کو جائز سمجھتا ہے - کیونکہ وہ انکو حرام ٹھہراتا ہے

ایک شخص نے ذکر کیا کہ میرا ایک ساتھی تھا مگر اسے جماعت میں داخل ہونے کے بعد کچھ تکالیف پہنچیں تو وہ الگ ہو گیا -

فرمایا

تم شکر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو اس ابتلا سے بچا لیا ایک وہ زمانہ تھا - کہ تلواروں سے ڈرایا جاتا تھا - اور وہ لوگ اس سے مقابلہ پر کیا کرتے تھے - خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے اور کہتے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین -

مگر آجکل تو خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ تلوار سے نہیں ڈرایا جاتا - اصل یہ ہے کہ جنکو اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں رہنے کے لائق نہیں پاتا انکو الگ کر دیتا ہے - وہ ایمان کے بعد مرتد اس لئے ہوتے ہیں - کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامت کو جب وہ اپنے رفیق کو جنت میں دیکھیں تو ان کی حسرت اور بھی بڑھے وہ کہیں گے کاش ہم اپنے رفیق کے ساتھ ہوتے - انہی ہی کمزوری ہے - جو ذرا ذرا سی بات پر یہ لوگ گھبرا جاتے ہیں ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کو اپنا رازق سمجھ لیں - اور اسپر ایمان رکھیں تو ایک جرأت اور دلیری پیدا ہو جاتی ہے - پس ساری باتوں کا خلاصہ یہی ہے کہ صبر اور استقلال سے کام لینا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے ثبات قدم کی دعا مانگتے رہو -

کسیکا مرتد ہو جانا کچھ میرے سلسلہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ منہاج نبوۃ کے ساتھ یہ بات لازمی ہے - نبیوں کے سلسلہ میں یہ نظیریں ملتی ہیں - ہمکو کوئی افسوس نہیں - البتہ ایسے لوگوں پر رحم آتا ہے کیونکہ ان کو دو چند عذاب ہوگا اس لئے کہ وہ ایمان لاکر مرتد ہوئے اور پھر بہشت کے پاس ہو پھکر والپس ہوئے یہ حسرت کا عذاب ہوگا -

مشکلات سے مت ڈرو خدا کی راہ میں ہر دکھ رنج مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے طیار رہو - تا خدا تعالےٰ تمہاری مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو -

مومن وہی ہوتا ہے جو خدا کے ساتھ وفادار ہوتا ہے جب ایمان لے آیا پھر کسی کی ہنسی کی کیا پرواہ ہے - تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے - اور یہ اقرار کر چکے ہو جب انسان خدا کیلئے وطن احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اسکے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے اب چاہیئے کہ صادقوں کیطرح ثابت قدم رہے کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اسکو بڑے بڑے درجہ عطا کرتا ہے **خدا تعالیٰ اسوقت صادقوں کی جماعت طیار کر رہا ہے جو صادق نہیں وہ آج نہیں تو کل جائیگا اور اس سلسلہ سے الگ ہو کر رہیگا مگر صادق کو خدا ضائع نہیں کرے گا -**

الحکم نمبر ۳۱ جلد ۷ - ۲۴ - اگست ۱۹۰۳ء

قرآن کے مقابلہ میں حدیث

صـ ۶

سلسلہ کیلئے دیکھو فاروق نمبر ۲۸ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

لفظ مع کی تحقیق

۹ - واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمت ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال اقررتم واخذتم علیٰ ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین - پ ۳ ع ۱۷ اور جسوقت لیا عہد پیغامبروں کا البتہ جو کچھ دوں میں تمکو کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس ایک پیغمبر سچا کرنیوالا اس چیز کو جو ساتھ تمہارے ہے - البتہ ایمان لاؤ تم ساتھ اسکے اور البتہ مدد دینا اسکو کہا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اسکے بھاری عہد میرا کہا - انہوں نے اقرار کیا ہم نے کہا پس شاہد رہو - اور میں ساتھ تمہارے شاہدوں سے ہوں - (کہا اس آیت میں مولا کریم شاہدوں کے ساتھ ہے - شاہد نہیں ہے -) یہ آیت وفات مسیح پر بھی دلالت کرتی ہے - کیونکہ اس آیت میں مولا کریم نے سب نبیوں سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور انکی مدد کرنیکا عہد لیا ہے - مگر نبی کریم کو جنگ بدر وغیرہ میں تکلیف پہونچنے پر حضرت عیسیٰ نے باوجود زندہ ہونیکے کوئی مدد نہ کی - دیکھو حدیث لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی - اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ دونوں زندہ ہوتے - تو نہیں جائز ہوتا ان دونوں کو مگر اتباع میرا -

۱۰ - ولو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ ولٰکن کرہ اللہ انبعاثھم فثبطھم وقیل اقعدوا مع القاعدین - پ ۱۰ ع ۱۳ اور اگر ارادہ کرتے نکلنے کا البتہ تیار کرتے واسطے اسکے سامان لیکن ناخوش رکھا اللہ نے اوٹھنا انکا پس کاہلی سے بند کیا اسکو اور کہا بیٹھ رہو ساتھ بیٹھنے والوں کے (کیا یہاں پر وہ بیٹھنے والوں کے ساتھ ہیں وہ خود نہیں بیٹھے)

۱۱ - فان رجعک اللہ الی طائفۃ منھم فاستاذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدا ولن تقاتلوا معی عدوا انکم رضیتم بالقعود اول مرۃ فاقعدوا مع الخالفین - پ ۱۰ ع ۱۷ پس اگر پھیر لیجاوے تجھکو اللہ طرف ایک جماعت کے انمیں سے پس اذن مانگیں - تجھ سے واسطے نکلنے کے پس کہہ ہرگز نہ نکلوگے تم ساتھ میرے کبھی اور ہرگز نہ لڑوگے تم ساتھ میرے کسی دشمن سے اور تحقیق تم راضی ہوئے ساتھ بیٹھ رہنے کے - پہلی بار پس بیٹھ رہو تم ساتھ پیچھے رہنے والوں کے -

(اسی آیت میں تین دفعہ لفظ مع آیا ہے کیا یہ آدمی بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ تھے یا خود پیچھے رہنے والے تھے)

۱۲ - واذا انزلت سورۃ ان اٰمنوا باللہ وجاھدوا مع رسولہ استاذنک اولوا الطول منھم وقالوا ذرنا نکن مع القاعدین - پ ۱۰ ع ۱۷ اور جسوقت کہ اتاری جاتی ہے کوئی سورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور یاد کرو ستا رسول اوسکے کو جو پروانگی مانگتے ہیں تجھسے صاحب دولت اونمیں سے اور کہتے ہیں کہ چھوڑ دو ہم کو ہوں ہم ساتھ بیٹھنے والوں کے (کیا اسی آیت میں بھی بیٹھنے والے کوئی اور ہیں یا خود بیٹھنے کے واسطے پروانگی مانگتے ہیں۔)

۱۳- رَضُوا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ۱۲ رکوع ۱۷- راضی ہوئے ساتھ اوسکے کہ ہوں ساتھ پیچھے رہنے والوں کے اور مہر کیگئی اوپر دلوں اُنکے کے پس وہ نہیں سمجھتے (کیا اس آیت میں بھی پیچھے رہنے والے اُنکے ساتھی ہیں۔ اور مہر کے مستحق بھی وہ خود نہیں اُنکے ساتھ والے ہیں۔)

۱۴- لَوْ کَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْکَ وَلٰکِنْ بَعُدَتْ عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَکُمْ یُهْلِکُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۱۰ ۱۲ اگر ہوتا اسباب نزدیک اور سفر میانہ البتہ چلتے تجھے تیرے ولیکن دور لگی اوپر اونکے راہ دراز اور البتہ قسم کھاوینگے ساتھ اللہ کے اگر سکتے ہم البتہ نکلتے ہم ساتھ تمہارے ہلاک کرتے جانوں اپنی کو اور اللہ جانتا ہے تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں۔ (کیا یہاں نکلنے والے وہ خود ہیں یا ان کے ساتھی)

۱۵- لٰکِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِکَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۱۰ ۱۲ لیکن رسول اور جو لوگ ایمان لائے ساتھ اوسکے جہاد کیا انہوں نے ساتھ مالوں اپنوں کے اور جانوں اپنی کے اور یہ لوگ واسطے اونہیں کے ہیں بھلائیاں اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانیوالے (کیا اس آیت میں بھلائی اور فلاح کے مستحق وہ لوگ نہیں ہیں۔ جو ایمان لائے۔ اگر وہ نہیں۔ تو اسکے ساتھی کون ہیں۔)

۱۶- یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۱۱ ۱۲ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھ سچوں کے (کیا ایمان لاکر اور ڈر کر بھی وہ سچوں کے ساتھ والے ہیں۔ خود سچے نہیں)

۱۷- وَنَادٰی نُوْحُ ابْنَهٗ وَکَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا وَلَا تَکُنْ مَّعَ الْکٰفِرِیْنَ ۱۱ ۱۲ اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور تھا وہ بیچ کنارے کے اے بیٹے میرے چڑھ لے ساتھ ہمارے اور مت ہو ساتھ کافروں کے (کیا وہ کافروں کے ساتھ تھا۔ خود تو کافر نہ تھا۔)

۱۸- قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَکَ ۱۱ ۱۲ کہا گیا اے نوح اوتر ساتھ سلامتی کے ہماری طرف سے اور برکتوں کے اوپر تیرے اور اوپر اوپر امتوں کے ان لوگوں نیتے ساتھ تیرے ہیں۔ (کیا سلامتی اور برکتوں کے مستحق کوئی اور لوگ تھے۔ اور کیا نوح کے تابعداروں میں سے کوئی نبی نہیں ہوا۔)

۱۹- وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۱۱ ۱۲ اور جب آیا حکم ہمارا نجات دی ہم نے ہود کو اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے (کیا اس آیت میں نجات پانیوالے وہ لوگ نہیں ہیں۔ جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ اُنکے ساتھ والے تھے۔ ان ساتھ والوں کی تشریح فرمادیں۔)

اور اسی مضمون کی ایک آیت ۱۲ حضرت صالح پر ایمان لانیوالوں کے حق میں ہے۔

۲۰- وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ۱۲ ۱۲ اور داخل ہوئے ساتھ اوسکے بیچ قید کے دو جوان۔ (کیا اس آیت میں دو جوان بھی داخل قید خانہ ہوئے تھے۔ خود حضرت یوسف علیہ السلام تو نہیں ہوئے)

(باقیدارد)

قلنا اهبطوا منها جمیعا فاما یاتینکم منی هدیً فمن تبع هدای فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون ۱۲ ہم نے کہا تم اترو اس سے سب پس جو آویگی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پس جو کوئی پیروی کرے ہدایت میری کی پس نہیں ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غم کھاوینگے۔ (اس آیت کا حاشیہ مولوی عبدالغفور صاحب اسرتسری بحوالہ تفسیر ابن کثیر لکھتے ہیں۔

"ابو العالیہ نے کہا۔ مراد ہدیٰ سے انبیاء و رسل و بینات و بیان ہے۔ مقابل بن حنان نے کہا ہدیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں حسن رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہدیٰ قرآن ہے۔ ابن کثیر رح نے کہا۔ یہ دونوں قول صحیح ہیں۔ ابو العالیہ کا قول عام یہ ہے۔ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ متبع کتاب و رسول پر آخرت میں کچھ خوف و غم نہ ہوگا۔ یعنی نہ فکر رہول آخرت کا۔ نہ غم فوت امور دنیا کا۔" ابن کثیر

پس جب اس حاشیہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہدیٰ سے مراد انبیاء و رسل و بینات و بیان ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ جو لوگ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین کی پیروی کریں وہ نبی و رسول نہیں ہو سکتے کیا کسی نے قبل ازیں اس قول ابو العالیہ کی تردید کی ہے نہیں بلکہ ابن کثیر تو تصدیق کر رہے ہیں۔ کہ ابو العالیہ کا قول عام تر ہے۔ افسوس ہے۔ کہ ہمارے

بھائی تعصب کی پٹی کو آنکھوں سے نہیں اتارتے۔ امید ہے۔ کہ اب تو ضرور کسی نہ کسی سعید روح کو فائدہ پہنچیگا۔

علاوہ ازیں ایک چٹھی مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نام متعلق مناظرہ بٹالہ لکھی گئی ہے کہ آپ نے جو محمدی بیگم کا نکاح کا اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے۔ (کہ نکاح تو آسمان پر ہو جاوے اور بیوی دوسرے کے پاس رہے) اسکے جواب میں ملاحظہ ہو حمائل غزنویہ حاشیہ آیت واصبح فواد ام موسیٰ فارغا الخ جو بندہ کیطرف سے فاروق ۳۰ ستمبر ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۵ دوسرے کالم پر چھپ چکا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا گیا تھا کہ یہ حمائل مصدقہ حافظ عبدالحق۔ حافظ عبدالرشید حافظ عبدالاول۔ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی حافظ عبیداللہ۔ حافظ عبدالرحمن۔ حافظ سید احمد کی ہے۔ نیز اس حدیث میں لفظ مرفوعاً لکھا ہی جو اسکے قوی ہونے پر ہی دلالت کرتا ہے۔ اسکے جواب میں دوسرے مولویوں کو بھی شریک کر لیویں۔ اور ان تینوں کے ساتھ نبی کریمؐ کا نکاح ہونا ثابت کر دیں۔ ورنہ یہ اعتراض واپس لینا پڑیگا۔ مگر میرے خیال میں بجائے اسکے کہ اسکا جواب دیویں الٹا غزنوی صاحبان پر پہلا اعتراض کرینگے دوسرا طبرانی اور ابن عساکر پر۔ جیسا کہ انکی عادت ہے۔ جواب کا منتظر ہوں۔ جس وقت جواب آگیا۔ ہدیہ ناظرین فاروق ہوگا۔

محمد حسین احمدی موضع علیسن تحصیل شرقپور۔

ناظرین فاروق خوشخبری سنائی جاتی ہے فاروق

اجراء فاروق پریس کی خوشی میں خاص رعایتی اعلان

چونکہ محض خدا کے فضل سے فاروق کا اپنا پریس بڑی دعاؤں کے بعد جاری ہوگیا ہے۔ اور اسمیں اخبار اور مجموعہ اشتہارات یعنی "تبلیغ رسالت" ہی چھپنا شروع ہوگیا ہے۔ اسلئے اسکی خوشی میں ناظرین فاروق کو شریک کرنیکی غرض سے مندرجہ ذیل رعایتی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست ۱۵۔ نومبر تک اپنی اپنی درخواست بھیجدینگے انکو اس رعایت کا مستحق سمجھا جائیگا۔ لہذا احباب جلد اس رعایت سے فائدہ حاصل کریں۔

۱۔ پچیس ۲۵ اخبار فاروق بھیجنے رعایتی چندہ سالانہ پر جاری کئے جائینگے اصلی چندہ للہ سالانہ ہے

۲۔ پچاس ۵۰ جلد تبلیغ رسالت حصہ اول جو نایاب اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نادر مجموعہ ہے نصف قیمت یعنی ۸ر میں دیجائینگی۔

۳۔ شدھی کی اشد ہی جو آریہ سماج کے مایہ ناز نو آریوں کی شدھیوں کی حقیقت پر لیکچر انعام پانسو روپیہ لکھی گئی ہے صرف ۴ر میں دیجائیگی

۴۔ گائے کی عظمت۔ پیدائش عالم۔ ازالۃ الشکوک۔ رسالہ گوشت خوری۔ ویدوں کی تعداد۔ دہرمپال کا کچا چٹھا۔ انیس لاجواب تردید آریہ مذہب کی ہے صرف ۸ر میں مل سکیگی۔

۵۔ مباحثہ مونگیر حصہ اول و دوم۔ بہار میں جو غیر احمدی علماء سے احمدی علماء کا تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جسمیں غیر احمدی علماء نے شکست فاش اور ذلت خاص حاصل کی تھی صرف ۵ر میں ملیگا۔

۶۔ ازہاق الباطل۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے عقائد باطلہ کے جوابمیں مسلمات پیغام سے یہ رسالہ لکھا گیا ہے صرف ۱ر میں ملیگا۔ بشرطیکہ ۸ر سے کم کی خریداری نہ ہو یعنی ۸ رسالہ لینے والیکو ۸ر میں دئے جائینگے۔

۷۔ خلافت محمود مصلح موعود۔ امیر پیغام کے رسالہ "المصلح الموعود" کا دنداں شکن سرشکن دست و پا شکن قابل دید جواب ہے۔ صرف ۶ر میں۔

۸۔ بلعم ثانی۔ مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم علیہ علیہ۔ پٹیالوی کی اون پیشگوئیوں کا خاکہ اڑایا گیا ہے جو مرتد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے متعلق کی ہیں۔ اس رسالہ میں جو طرز استدلال ہے وہ ان پیشگوئیوں کے متعلق ایسا نرالا اور نا قابل تردید ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے صرف ۴ر میں۔

۹۔ بحر حقیقت مونگیری معاند کے ایک ایسے رسالہ کا جواب ہے۔ جس میں غلط بیانیوں سے جھوٹے الزام سلسلہ عالیہ پر لگائے تھے صرف ۱ر

۱۰۔ ایک مسلمان کا پیغام سکھوں کے نام سکھ صاحبان کو تبلیغی طور پر جواب دیا گیا ہے قیمت ار محصول ڈاک بذمہ خریدار کوئی درخواست ایکروپیہ سے کم کی منظور نہ ہوگی۔ منیجر فاروق قادیان۔ پنجاب

قومی ترقی کے لئے ایثار کی ضرورت

انسان کی زندگی کیلئے بہادری۔ ایثار اور قربانی ایسی ہی ضروری ہیں جیسے کہ انمیں نمک ایسی قوم کیلئے جسنے ابھی ترقی کی میدان میں قدم ہی رکھا ہو۔ یہ صفات لازمی ہیں کیونکہ کسی ایسی قوم نے عروج نہیں پایا جسنے میدان ترقی میں داخل ہو کر قربانیاں زدی ہوں خطرے کا سامنا کرنا مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا تکلیف اور تنگدستی کو برداشت کرنا زندگی کی بہترین چیزوں اور نعمتوں کو عام لوگوں کی بھلائی کا فرض ادا کرنیکے مقابلہ میں ہیچ سمجھنا یہ تمام سچے بہادروں اور حقیقی دلاوروں کی صفات ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید اسلامی

مُنہ سے موحد بن جانا تو آسان ہے
لیکن دل سے اور یقین سے موحد ہونا ذرا
مشکل ہے اور اس زمانہ میں تو بہت ہی مشکل ہے
اسلام نے یہ سمجھایا ہے کہ کافر کلمہ پڑھنے سے
ایسا ہو جاتا ہے گویا وہ آج ہی ماں کے پیٹ
سے نکلا ہے اور واقعی بات ہے کہ اگر خدا کی
وحدانیت سچے دل سے مانی جائے تو آدمی
کی ماہیت اُس سے بدل جاتی ہے۔ سانپ
جسطرح کینچلی سے نکلکر نئی حالت پیدا کرتا ہے
اسیطرح انسان بھی موحد بننے سے ایک نئی
دنیا میں آجاتا ہے۔ اس توحید سے کچھ ایسے
خیالات حسنہ اور ملکات حمیدہ پیدا ہوتے
ہیں۔ کہ انسان اپنی پہلی حالت سے کچھ نسبت
ہی نہیں رکھتا۔ سچے اسلام نے اپنا خلوہ دکھایا
نہیں۔ کہ جبن جاتا رہا۔ ہمت بڑھ گئی اور دماغ
میں قوت آگئی۔ حق اور باطل میں تمیز ہونے
لگی۔ مختصر یہ کہ اسلام نے دفعتاً نوعیت ہی
بدل دی۔ (اسوہ حسنہ)

راشی و مرتشی

ایک عالم صالح و دیندار تھا
شاہ نے اسکو دیا قاضی بنا
یہ خبر سُن کے وہ رویا زار زار
کر دیا اپنا گریباں تار تار
اُسکے نائب نے کہا روتا ہے کیوں
آنسوؤں سے اپنا مُنہ دھوتا ہے کیوں
یہ تو ہے موقع مبارک باد کا
تو خوشی جتنی کرے اتنی بجا
کر خدا کا شکر جائے شکر ہے
وقت دلشادی کے نہ رو مانند نے
قسمتیں خلقت کی تیرے ہاتھ میں
دی گئی ہیں رکھ امانت سے انہیں
ہے یہ منصب خاص شاہ کی ذات کا
اُسنے وہ تیرے حوالے کر دیا
عہدہ اس سے کیا ہے عالی تر کوئی
مل گیا تجھ کو کہیں قسمت بڑی
یہ کہا قاضی نے اُس کی مشکلات
تجھ پہ روشن ہیں سب اے نیکذات
شخص دو آئینگے میرے سامنے
خوب ہونگے جھوٹ پر دونو تلے
سچ بھی اگر کہینگے بے شعور
جھوٹ کی بھی جانب دینگے کچھ ضرور
اتفاقاً مدعی گر سُست ہے
شاہد اُس کا اُس سے بڑھکر چست ہے
امر واقعہ کی نہیں مجھکو خبر
وہ کہیں آگے کہ تو انصاف کر
تو ہی کر انصاف کچھ دل میں بھلا
مجھکو لگ سکتا ہے کیا سچ کا پتا
وہ ہیں عالم سچ میں جاہل ہو نہیں
وہ ہیں ظالم رحم کے قابل ہو نہیں
اُن کی جان و مال میں کرنا قیاس
خوف سے خالی نہیں اے حق شناس
یوں کہا نائب نے سچ ہے یہ تمام
تو مگر کچھ غور کر اے نیک نام
وہ تو ہیں بیمار اور تو ہے صحیح
وہ ہیں اندھے دیکھتا ہے تو صریح
اُن کی آنکھوں پر ہے اِک پردہ پڑا
ہے غرض نے انکو اندھا کر دیا
تیری آنکھیں ہیں خدا کے فضل سے
دونوں روشن اُن سے کیا نسبت تجھے
لائیگا تو بھی غرض گر درمیاں
تمیز اتو بھی اندھا بیگماں
عدل ہو کب۔ ہو جو قاضی مرتشی
کیا کرے اندھی ہو نکی اندھا رہبری

شکریہ

جن احباب نے فاروق کی اپیل
پر اظہار ہمدردی فرمایا ہے اور
چندہ فاروق بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا
ہے خاکسار اونکا شکریہ ادا کرتا ہوا
جملہ محبان احمدیت سے درخواست
کرتا ہے کہ وہ فاروق کے لئے ایکہزار
خریدار سالانہ جلسہ تک مہیا کر کے
ثواب حاصل کریں۔ ایک ایک سٹہ ہی
کا چندہ ایک روپیہ عطا روانے ہی ہوں
مگر ایک ہزار جلد کر دیں۔

فاروقی خضاب

اس خضاب کا ٹریڈ مارک (نشان) منارۃ المسیح
رکھا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ اس نشان کی برکت سے
ہمارا خضاب مینار بلند پر پہونچ گیا۔ اور ہر روز
اس کی تعریف کے خطوط سرٹیفکیٹ کے طور پر
آنے لگے جنکو ہم رفتہ رفتہ ناظرین فاروق کیلئے
شائع کرتے رہینگے۔ آج ہم ایک غیر احمدی خریدار
کا خط شائع کرتے ہیں۔ اخبار ہمدم میں ہمارے
خضاب کا اشتہار پڑھکر ایک شخص نے مندرجہ
ذیل کارڈ ہمیں لکھا۔

"جناب من تسلیم۔ مجھے پندرہ سال کے تجربہ نے
یہ بتایا ہے۔ کہ جسقدر خضاب ہیں وہ سب بیکار ہیں اور
ناممکن ہے۔ کہ بلا عیب کے کوئی خضاب ہو۔ آپ خواہ
مخواہ اپنی سچائی کو تاویلات سے کام میں لاتے ہیں
اور گنہگار مواخذہ دار خدا و رسول کے ہوتے ہیں اگر
دنیا بھر کے اصحاب خضاب کے معاملہ میں حلف اٹھا کر
ہرگز باور کرنیکے قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ ہر شخص تجارت

میں سبز باغ دکھا کر لوٹتا ہے چونکہ ہمارے دوست اصحاب آپکے خضاب کو آزمانا منگانا چاہتے ہیں لہذا ایک شیشی خضاب فاروقی کی حسب ذیل پتہ سے وی پی بھیجدی جائے۔ سید ضامن علی جمعدار قانون گو ۶ تحصیل بھرتپان ضلع اٹاوہ ۲۰ اگست ۱۹۲۰ء کو مندرجہ ذیل کارڈ انکا آیا۔ جو ہماری صداقت اور خضاب کی عمدگی کیلئے قابل قدر سرٹیفکٹ ہے۔ کیونکہ ایک ایسے تجربہ کار شخص نے جو پندرہ سال کے تجربہ سے اس نتیجہ پر پہنچا تھا "کہ جسقدر خضاب ہیں۔ وہ سب بیکار ہیں" ہمارے خضاب کو اپنی پندرہ سالہ تجربہ کے خلاف باکار پایا۔ نیز جس شخص نکو یہ یقین تھا کہ اگر دنیا بھر کے اصحاب خضاب کے معاملہ میں حلف اٹھائیں۔ ہرگز باور کرنیکے قابل نہیں ہیں" وہ شخص اپنے یقین کے خلاف ہمارے خضاب کے معاملہ میں بلا حلف ہی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔ نہ صرف گواہی دیتا ہے بلکہ ہمارے خضاب کی اشاعت میں کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ انکا دوسرا کارڈ یہ ہے۔

"جناب من بتسلیم۔ ایک شیشی خضاب فاروقی حسب ذیل پتہ سے بھیجدیجئے۔ آپکے خضاب کی اشاعت کر رہا ہوں۔ دو شیشیاں میری معرفت ضلعدار بھرتپور اچھلدہ نے منگائی تھیں وہ غالباً بھیجدی ہونگی ہمیشہ سچائی کی دکانیں ترقی ہوتی ہے" سید ضامن علی رجسٹرار قانونگو بھرتپان ۲۳ اگست ۱۹۲۰ء

میں ناظرین فاروق سے درخواست کرتا ہوں کہ جو اصحاب فاروقی خضاب منگائیں۔ وہ بعد استعمال اسکے متعلق اپنی رائے ضرور خاکسار کے پاس ارسال کریں۔ قیمت ایک شیشی ایک اونس معہ برش ۱۲ آنہ چھ شیشی معہ ایک برش عمدہ۔ چھ شیشی معہ ایک برش محصول ڈاک معہ پیکنگ ایک شیشی۔ ۲ آنہ تین شیشی ۸ آنہ چھ شیشی ۱۲ آنہ

پتہ

عزیز اینڈ برادرز از الفضل سٹریٹ
فاروق منزل قادیان ضلع
گورداسپور۔ پنجاب

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

۱ بستر شربت فولاد۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے۔ فی بوتل کلاں ۳ر

۲ بستر دافع قبض۔ قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں۔ فی بوتل کلاں ۳ر

۳ چٹنی نہایت خوش ذائقہ ہے۔ غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ عہ ر

۴۔ بخار کی گولیاں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کر کے خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۴ر

۵ حب قبض کشا۔ ہر قسم کی قبض کو دفع کرتی ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فی درجن ۴ر

۶۔ علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جنکے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے کرتے گذر گئی اور کامیاب نہ ہوئے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کر دیں۔ تو انشاء اللہ اوس قادر مطلق کے فضل سے اور مسیح موعودؑ کے صدقہ سے اونکے گھر اولاد ہو گی۔ مفصل حالات لکھکر بھیجدیں۔ اون کا علاج کیا جائیگا۔ اور کامیابی خدا کے فضل و کرم سے ضرور ہو گی۔ خدا کی ذات سے نا امید ہونا مومن کی شان نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس علاج کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور استعمال کریں۔ میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم نور احمد امرتسری انبالوی کوتاہیہ پٹیالہ اگولا برادر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور آپکے خلیفہ اوّل حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور اصت سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی اکسیر ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسی پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزاروں روپیہ کماتے ہیں ممیرا حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ ریویو میں اسے شائع کیا اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامتہ نے اسکے متعلق فرمایا۔ "برائی امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ وہند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑدال سیاہ اور سرخی چشم اور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض کیلئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فتیولہ عہ اصلی ممیرا کی قیمت فتیولہ عہ یہ سرمہ جسکی آنکھیں دکھتی ہوں انکیلئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلبا کیلئے

سست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع سرع منتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سدہ و گردہ و مثانہ و مسلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود بہمراہ دودھ استعمال کریں قیمت قسم اول فتیولہ عہ ر

المشتہر
احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان۔ پنجاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(فاروق پریس قادیان میں باہتمام ایم قاسم علی پرنٹر و پبلشر چھپکر فاروق منزل سے شائع ہوا)